41805 ـ عورت كے پاس گھریلو سامان كے لیے رقم ہے تو كیا اس میں زكاۃ ہو گی ؟

سوال

میرے خاوند نے مجھے بطور مہر رقم دی، اور میرے والد نے میری شادی كے وقت كچھ رقم دی اور نكاح كے وقت طے یہ پایا كہ یہ دونوں رقمیں گھریلو سامان كی خریداری پر خرچ ہونگی، جیسا كہ ہمارے ملك میں رواج ہے، پھر میں اور خاوند ملازمت كے لیے ملك سے باہر چلے گئے اور اپنے گھر كے لیے سامان نہ خرید سكے بلكہ یہ رقم بنك میں جمع كرادی تا كہ واپس آكر اس رقم سے گھر كا سامان خریدا جاسكے، اور جب میں ہر برس اپنے ملك واپس آتی ہوں تو بنك كے حرام منافع سے چھٹكارا حاصل كرتی ہوں، لیكن میرا سوال یہ ہے كہ:
كیا میرے ذمہ اس مال میں زكاۃ ادا كرنی لازم ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں اس مال میں ہر سال زكاۃ ادا كرنی واجب ہے، كیونكہ نقدی میں دو شرطوں كے ساتھ زكاۃ واجب ہوتی ہے:

پہلی شرط:

رقم نصاب كو پہنچتی ہو.

دوسری شرط:

اس پر سال مكمل ہو جائے.

لہذا جب یہ دونوں شرطیں پوری ہو جائیں تو نقدی میں زكاۃ واجب ہوتی ہے، اس كی مقدار دس كا چوتھائی یعنی اڑھائی فیصد ہے.

مستقل فتوی كمیٹی سے سوال كیا گیا:

ایك شخص كے پاس نقد رقم ہے، اور اس پر سال مكمل ہو چكا ہے، لیكن اس نے یہ رقم شادی كے لیے جمع كر ركھی ہے، تو كیا اس پر زكاۃ ہو گی؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اس میں زکاۃ واجب ہے، کیونکہ یہ زکاۃ کے وجوب کے عمومی دلائل میں شامل ہے، اور اس کا شادی کے لیے جمع کرنا زکاۃ کے وجوب کو ساقط نہیں کریگا" اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 269).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے گھر تعمیر کرنے کے لیے کچھ رقم جمع کی اور اس پر سال مکمل ہو گیا تو کیا اس پر زکاۃ ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جی ہاں اس میں زکاۃ ہے، کیونکہ پیسوں اور دراہم میں زکاۃ ہے چاہے وہ کسی بھی کام کے لیے ہوں، حتی کہ اگر انسان نے اگر اپنی شادی کے لیے رقم جمع کی ہو، یا پھر کسی انسان نے اپنا گھر خریدنے کے لیے جمع کیے ہوں، یا وہ اس رقم سے اپنا نان و نفقہ خریدنا چاہتا ہو، لہذا جب رقم ہو اور اس پر سال مکمل ہو جائے اور وہ نصاب تك پہنچتی ہو تو اس میں زکاۃ ہے" اھـ

دیکھیں: فتاوی الزکاۃ (174).

واللہ اعلم .